سوال

(33) سجدہ جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھے یا گھٹنے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھے یا گھٹنے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کے متعلق شیخ البانی نے فرمایا حدیث : فیضع رکبتیہ قبل یدیہ ' 'موضوع ہے۔ خاص کر جب اس کے مقابلہ میں صحیح حدیث موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ''فلا یبرک کما یبرک البعیر '' ''یعنی سجدہ میں جاتے ہوئے اونٹ کی طرح نہ بیٹھو۔ ''اونٹ گھٹنے پہلے رکھتا ہے اس کے برعکس یہ ہے کہ ''ہاتھ پہلے رکھیں جائیں۔ ''

خلاصہ

یہ ہے کہ سجدہ جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھے یا گھٹنے؟ شیخ البانی کا خیال ہے کہ ''ہاتھ پہلے رکھے گھٹنے پہلے رکھنے کی حدیث موضوع ہے۔ ''حضرت العلام فرماتے ہیں : ''اس روایت پر موضوع کا حکم لگانا ٹھیک نہیں۔ ''البتہ ہاتھ رکھنے کی حدیث راجح ہے۔ کیوں کہ اس کا شاہد موجود ہے۔ اس کے علاوہ ان دونوں حدیثوں میں موافقت بھی ہوسکتی ہے'' اس سے آگے حضرت العلام نے موافقت کی صورتیں بیان فرمائی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں : الحکم بوضع الحدیث لیس بجید ففی باب صفة الصلوٰة من بلوغ المرام عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیه قبل رکبتیه اخرجه الثلاثة وهو اقوی من حدیث وائل بن حجر رأیت النبی صلی اللہ اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه اخرجه الاربعة فان الاول شاهد من حدیث ابن عمر صححه ابن خزیمة وذکره البخاری معلقا موقوفا۔ انتہی

ویمکن الجمع بینهما ان الثانی محمول علی الکبر فان وائل بن حجر جاء اخیرا من الیمن ویمکن ان یکون فعله للجواز کما فی حدیث الوتر اجعلوا اخر صلوٰتکم ۔۔۔۔۔۔ فی اللیل الوتر مع حدیث ان النبی صلی اللہ علیه وسلم یصلی رکعتین بعد الوتر جالساً۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 150